اقتدار کے ایوانوں میں شریعت بل کا معرکہ

۱۹۸۵ء میں پارلیمنٹ کے ایوانِ بالا میں مولانا قاضی عبداللطیف اور مولانا سمیع الحق نے شریعت بل کا جو مسودہ پیش کیا تھا اس پر ایوان کے اندر اور باہر ہر سطح پر بحث وتمحیص کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے اور مختلف حلقوں کی طرف سے اس کی حمایت اور مخالفت میں بہت کچھ کہا جا رہا ہے، شریعت بل کے ایک محرک سینیٹر مولانا سمیع الحق نے اس موضوع پر سینیٹ اور اس کے علاوہ پبلک اجتماعات اور قومی پریس کے سامنے وقتاً فوقتاً جو کچھ کہا ہے اسے زیر نظر کتاب میں مرتب کر کے شریعت بل سے متعلق تمام اہم مباحث کو کم وبیش سمو دیا گیا ہے اس مجموعہ میں شریعت بل کے علاوہ جہادِ افغانستان، عورت کی حکمرانی اور دیگر عنوانات پر بھی مولانا موصوف کے بیانات شامل ہیں اور اس طرح دینی سیاست کے حوالہ سے زیر بحث امور کے بارے میں علماء کا موقف کافی حد تک وضاحت سے سامنے آگیا ہے زیادہ بہتر ہوتا اگر "شریعت بل کا معرکہ" کے عنوان سے مرتب کیے جانے والے اس مجموعہ میں شریعت بل کے لیے فکری وعملی جنگ لڑنے والے دیگر دانش وروں کے اہم مضامین بھی شامل کر لیے جاتے بالخصوص سینیٹر مولانا قاضی عبداللطیف کے مضامین وخطابات کی کمی بُری طرح محسوس ہو رہی ہے قاضی صاحب موصوف نے ایوانِ بالا اور اس کی مختلف کمیٹیوں میں شریعت بل کی جنگ جس متانت اور دل جمعی کے ساتھ لڑی ہے وہ ہمارے نزدیک شریعت بل کی علمی وفکری جدوجہد کا سب سے اہم حصہ ہے اگر زیر نظر مجموعہ میں مکررات کو حذف کرنے اور مولانا قاضی عبداللطیف سمیت دیگر دانش وروں کی فکری کاوشوں کو شامل کرنے کا اہتمام بھی کر لیا جاتا تو اسکی افادیت میں کئی گنا اضافہ ہو سکتا تھا۔

ساڑھے پانچ سو صفحات کی یہ کتاب سفید کاغذ پر خوبصورت جلد کے ساتھ موتمر المصنفین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ نے شائع کی ہے اور اسکی قیمت ایک سو بیس ۱۲۰ روپے ہے۔

حق چار یار جنتری

۱۹۹۱ء کی یہ جنتری مولانا حافظ عبدالحق خان بشیر نے مرتب کی ہے اور اس میں حضرات صحابہ کرامؓ، مذہب اہل سنت اور مسلک علماء دیوبند کے بارے میں انہوں نے اپنے نقطۂ نظر سے خاصی معلومات اکٹھی کر دی ہیں اور بعض مسائل پر بزرگ علماء کے مضامین بھی شامل ہیں سنی کانفرنس